محب اللہ قاسمی ★

رمضان المبارک کی تیاری کیوں اور کیسے؟

رمضان المبارک جلد ہی ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یقیناً ہمارے دل میں اس ماہ کی بڑی قدر ہے لیکن کیا ہم اس کے لیے تیاری کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے اہل خانہ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اس سلسلے میں تیاری کریں اور غفلت سے کام نہ لیں؟

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے میں صحابہ کرام کو اکٹھا کرتے اور خطبہ دیتے جس میں انھیں رمضان کی آمد کی خوش خبری سناتے تھے۔ رمضان کی فضیلت اور اہمیت کے پیش نظر اس کی تیاری کے سلسلے میں توجہ دلاتے۔ ایسے ہی خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! عنقریب تم پر ایک عظیم الشان ماہ مبارک سایہ فگن ہونے والا ہے۔ اس ماہ مبارک میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے، اس کے قیام کو اپنی خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا، تو جس شخص نے اس ماہ میں ایک چھوٹا سا کار خیر انجام دیا اس نے دیگر ماہ کے فرائض کے برابر نیکی حاصل کرلی، یہ صبر اور ہمدردی کا مہینا ہے۔ ساتھ ہی یہ وہ ماہ مبارک ہے، جس میں اللہ اپنے بندوں کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا۔ روزے دار کے روزے میں کمی کے بغیر اس نے روزے دار کے برابر ثواب حاصل کیا۔ اور خود کو جہنم سے بچالیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ہم میں سے ہر شخص تو روزے دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے روزے دار کو پانی کا گھونٹ پلایا، یا دودھ کا گھونٹ پلایا، یا ایک کھجور کے ذریعے افطار کرایا اس کا اجر اسی کے برابر ہے اور اس کے لیے بھی جہنم سے نجات ہے۔ اس سے روزے دار کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔ جس نے اپنے ماتحتوں سے ہلکا کام

★ شعبۂ تربیت مرکز جماعت اسلامی ہند، دہلی، ای میل: mohibbullah.qasmi@gmail.com

لیا اس کے لیے بھی جہنم سے نجات ہے۔(مشکوٰۃ)

اگر ہم استقبال رمضان کے لیے تیار ہیں تو ہمیں چند باتوں کا لحاظ کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے یہ کہ ہم اپنے نفس کو آمادہ کریں اور اس ماہ مبارک میں امور خیر انجام دینے کے لیے عملی اقدام کریں۔ اس ذیل میں چند چیزیں آتی ہیں جن کا ہمیں خیال رکھنا چاہیے:

(الف) کوئی بھی کام بغیر مشیت الٰہی کے ممکن نہیں تو ہمیں اس کے لیے خدا سے توبہ واستغفار کے ساتھ دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

(ب) توبہ کا اہتمام کیا جائے توبہ میں انسان اپنے رب کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا جو فاصلہ انسان اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ نیک کاموں کی طرف رغبت بڑھتی ہے جو رمضان کے دیگر عبادات میں بھی معین ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے مؤمنو تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ تم فلاح پا جاؤ گے (النور:۳۱) توبہ سے متعلق نبی کریم کا ارشاد ہے: اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو، میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم) آپؐ دعا کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ آپ سے یہ دعا منقول ہے:

الھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان

'اے اللہ ہمیں رجب وشعبان میں برکت دے اور رمضان تک صحیح سلامت پہنچا'

(ج) گزشتہ رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو انھیں فوراً شعبان کے مہینے میں ہی ادا کرلینا چاہیے۔ ابوسلمیٰ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ کو کہتے ہوئے سنا: میرے ذمہ رمضان کا کوئی روزہ ہوتا تھا تو میں اسے شعبان میں ہی پورا کر لیتی تھی۔(متفق علیہ)

(د) رمضان المبارک کی سب سے اہم عبادت روزہ رکھنا ہے، اس لیے اس کی عادت ڈالنے کے لیے شعبان کے مہینے میں وقفے وقفے سے روزے رکھنے چاہئیں۔ تاکہ پوری طرح نشاط رہے اور اس بات کا احساس رہے کہ آئندہ ماہ کے تمام روزے رکھنے ہیں۔ نبی کریمؐ کا معمول تھا کہ آپ شعبان کے مہینے میں بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ مگر پورے ماہ کے روزے صرف رمضان کے ہی رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رمضان ہی میں پورے ماہ کے روزے رکھتے اور ماہ شعبان میں زیادہ تر روزے رکھتے تھے۔(متفق علیہ)

(ھ) ایک مشہور حدیث ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ جیسی نیت ہوتی ہے، معاملہ اسی اعتبار سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث ہے کہ انسان کسی نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اس کا عمل اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

اس لیے ہم رمضان المبارک کے تئیں آغاز ہی میں اپنی نیت کو درست کریں اور بہت سے نیک اعمال کرنے کی نیت کرلیں۔ مثلاً تلاوت قرآن کی کثرت، گناہوں سے توبہ کا اہتمام، دعاواذکار کی پابندی، عبادات کا التزام، لوگوں سے معاملات درست کرنے کی نیت، شعبان کے کچھ روزے رکھنا تاکہ آئندہ ماہ کے لیے مشق ہوجائے، دینی وتربیتی کتابوں کا مطالعہ، رمضان سے متعلق دینی بیانات جوسی ڈی وغیرہ کی شکل میں ہوں تو ان کا سننا تاکہ رمضان کا احساس دل میں رہے اور اس کی تیاری پر توجہ ہوسکے۔

(و) رمضان المبارک کی خصوصیت ہے کہ اس ماہ مبارک میں نزول قرآن ہوا۔ اس مناسبت سے عام دنوں کے مقابلے میں لوگ قرآن کو زیادہ پڑھتے ہیں تلاوت ایک عبادت ہے اس لیے بھی اس ماہ مبارک میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مگر یہ عمل بھی تیاری چاہتا ہے چنانچہ ہم شعبان کے مہینے سے ہی اپنی یومیہ مسلسل تلاوت شروع کردیں اور اس بات کی نیت کرلیں کہ رمضان میں ایک بار پورے قرآن کا ترجمے کے ساتھ اعادہ کرنا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن، هدی للناس

'ماہ رمضان جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے'

(ز) ایک کسان جب تک کھیت میں بیج نہیں ڈالے گا، موقع بہ موقع سیراب نہیں کرے گا تو کھیت کے لہلہانے کی توقع فضول ہے۔ ٹھیک یہی حال رمضان اور اس کی تیاری کا ہے۔

شیخ ابوبکر البلخیؒ کہتے ہیں:

'ماہ رجب کاشتکاری کا مہینا ہے، ماہ شعبان اس کی سیرابی کا مہینا ہے اور شہر رمضان کھیت کٹائی کا مہینا ہے۔ اسی طرح ماہ رجب کو ہوا، شعبان کو غیم اور رمضان کو بارش سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس نے اعمال کی کھیتی کے موسم بہار میں کاشتکاری نہیں کی اور ماہ رجب میں اس کا پودا نہیں لگایا اور شعبان میں اسے سیراب نہیں کیا تو وہ ماہ رمضان اعمال میں کے کھیتی کی کٹائی کیسے کرسکتا ہے۔ اگر ماہ رجب گزر گیا ہے تو کم از کم شعبان

کے مہینے سے اس کی کوشش کی جائے۔ یہی ہمارے نبی اور اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔'

(ح) آج کل مسلمان دین کے معاملے میں غفلت کا شکار ہیں اور اپنے کاموں میں اس قدر محو ہیں کہ اس کی تیاری کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہوتا، حالانکہ گھر کے ذمہ دار فرد کو اتنا وقت نکالنا چاہیے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے درمیان رمضان اور اس کے احکام کی تعلیم دے سکے۔ اگر وہ نہیں جانتا تو علما سے معلوم کرے اور مساجد کے ائمہ کے خطبات سے فائدہ اٹھائے۔

ماہ رمضان کا یومیہ پروگرام

یہ ذہن بنائیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں صرف کرنا ہے، فرض کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی بکثرت اہتمام کرنا ہے۔ اس کے لیے یومیہ پروگرام ترتیب دیں جس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

(الف) فجر سے پہلے کے کام: تہجد کا اہتمام: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِداً وَقَائِماً يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ (الزمر: ۹)

'یا وہ جو مطیع وفرماں بردار ہے رات کے پہر میں سجدہ اور قیام کی حالت میں ہوتا ہے اور اپنے رب سے رحمت کی امید لگاتا ہے۔'

(ب) سحر گاہی کا اہتمام: نبی کریم کا ارشاد ہے: تسحروا فان السحور برکۃ (متفق علیہ) سحری کا اہتمام کیا کرو کہ اس میں برکت ہے۔ فجر کی سنت کا اہتمام: نبیؐ نے فرمایا:

رکعتا الفجر خیر من الدنیا ومافیھا

'فجر کی دو رکعت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔' (مسلم)

(ج) دعا اور اذکار میں اپنا وقت لگائیں خاص طور سے اذان اور نماز کے درمیان اوقات میں اس لیے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ (متفق علیہ)

'اذان اور نماز کے درمیان کے وقت دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔'

(د) فجر کے بعد سے طلوع شمس تک ذکر اور تلاوت قرآن کے لیے مسجد میں قیام کو لازم پکڑ لیں:

كان النبي ﷺ اذا صلى الفجر جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس حسنا (مسلم)

نبی کریمؐ فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اپنے مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة تامة تامة تامة (ترمذی)

فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کا اجر ایک مکمل حج اور عمرے کے مانند ہے۔

(ھ) اس دعا کا اہتمام کہ اللہ ہمارے دن میں برکت دے۔

(اللهم اني اسالك خير ما في هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذبك من شر مافيه وشر مابعده) ابو داؤد

(و) ظہر کی نماز کی تیاری کرے، فراغت کے بعد بدن کو تھوڑی راحت دے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے:

استعينوا بطعام السحر على الصيام، وبالقيلولة على قيام الليل (ابن ماجه)

"سحری کھا کر روزے پر اور قیلولہ (دوپہر کے وقت سونے) کے ذریعے رات کی نماز پر مدد حاصل کرو۔"

(ز) اگر صاحب حیثیت ہیں اور خدا نے مال و دولت سے نوازا ہے تو غربا پر مال خرچ کریں اور انھیں افطار کرانے کا نظم کریں۔ کیوں کہ یہ عمل اللہ کو بے حد پسند ہے۔

★★